بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۲ | ۲۴ ماہ اخاء ۱۳۲۳ ہش | ۶ ذیقعدہ ۱۳۶۳ھ | ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۴۹

284

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ ماہ اخاء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کل رات پھر دانت کی تکلیف کچھ زیادہ ہو گئی جو آج صبح کم تھی۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالے کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی عام طبیعت اچھی ہے۔ لیکن خون کے دورے کی ویسی ہی حالت ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کل ڈلہوزی تشریف لے گئے

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب آج صبح کی گاڑی سے لاہور تشریف لے گئیں۔

جمعہ کے روز حضرت مولوی شیر علی صاحب نے بعد نماز مغرب اپنے لڑکے مولوی عبدالرحیم صاحب کی ولیمہ کی دعوت

روزنامہ الفضل قادیان — ۶ ذیقعدہ ۱۳۶۳ھ

"ستیارتھ پرکاش" کے متعلق مسلمانوں کی ذہنیت میں تبدیلی کی ضرورت

بانی آریہ سماج پنڈت دیانندجی نے اپنی کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں تمام دیگر مذاہب کے متعلق جو لب ولہجہ اور طریق تخاطب اختیار کیا ہے۔ وہ اس قدر دلآزار اور اتنا تکلیف دہ ہے۔ کہ باوجود اس پر ایک لمبا عرصہ گذر جانے کے آج بھی وہ ویسا ہی تکلیف دہ ہے۔ جیسا کہ ابتدا میں تھا۔ اور آج بھی تمام مذاہب کے لوگ اسی طرح اس سے تکلیف پا رہے ہیں۔ جس طرح ستیارتھ پرکاش کے شائع ہونے کے وقت۔ اس طویل عرصہ کے دوران میں دیگر مذاہب کے پیروؤں نے کئی بار اس بات کی کوشش کی۔ کہ ستیارتھ پرکاش کا دلآزار حصہ جس طرح بھی ممکن ہو۔ ان کی آنکھوں سے اوجھل ہو جائے۔ لیکن آج تک اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔ کیونکہ نہ تو آریوں نے دیگر مذاہب کے پیروؤں کے مذہبی جذبات کا لحاظ کر کے ستیارتھ پرکاش کے اس حصہ کو حذف کرنے کی ضرورت سمجھی۔ اور نہ حکومت نے اس طرف توجہ کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ غم وغصہ کی لہر جو ستیارتھ پرکاش نے پبلک میں آہستہ آہستہ پیدا کر دی تھی بڑھتی گئی ہے۔ اور آریوں کی طرف سے بھی کسی نہ کسی رنگ میں اسے بڑھانے کی کوشش کی گئی۔ نہ کہ کم کرنے کی۔

بعد عرصہ سے مسلمانان ہند میں اور خاص کر مسلمانان پنجاب میں ستیارتھ پرکاش کے خلاف پھر ہلچل مچی ہوئی ہے۔ جس کی تازہ وجہ یہ پیدا ہوئی۔ کہ آریوں نے سندھی زبان میں ترجمہ کر کے سندھ کے مسلمانوں میں اسے بڑی کثرت سے شائع کیا چونکہ سندھ کے مسلمان جن کی اس صوبہ میں بہت بڑی اکثریت ہے تعلیم میں پسماندہ اور مذہب اسلام سے بیگانہ ہیں۔ اس لئے عام مسلمانوں کو یہ خطرہ پیدا ہوا۔ کہ یا تو وہ ستیارتھ پرکاش کی بدزبانی سے مشتعل ہو کر ایسی حرکات کر بیٹھیں گے۔ کہ قانون کی زد میں آ کر بہت کچھ جانی اور مالی نقصان اٹھائیں گے یا اسلام سے مرتد ہو کر اسلام کے دشمنوں کی شکل میں رونما ہوں گے۔

اس خطرہ کے پیش نظر اول تو عام مسلمانوں نے آریوں سے منت سماجت شروع کی۔ کہ ستیارتھ پرکاش کے دلآزار حصہ کو وہ خود ہی حذف کر دیں۔ لیکن جب شنوائی نہ ہوئی۔ تو طرح طرح کی دھمکیاں بھی دیں۔ اور حکومت سے بھی مطالبہ کیا۔ کہ وہ ستیارتھ پرکاش کے اس حصہ کو ضبط کر لے۔ جب اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ تو لاہور میں اینٹی ستیارتھ پرکاش لیگل پروسیجر کمیٹی کے نام کی ایک انجمن بنا کر دیوانی مقدمہ دائر کر دیا گیا ہے جو نہ معلوم کب ختم ہوتا ہے۔ اور اس کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔

ہم اس میں دخل نہیں دینا چاہتے۔ لیکن یہ کہنے سے بھی باز نہیں رہ سکتے۔ کہ اس وقت تک ستیارتھ پرکاش کے خلاف جس رنگ میں جدوجہد کی گئی ہے۔ وہ شکست خوردہ ذہنیت اور مسلمانوں کی کم ہمتی اور اسلام کے دنیا میں غلبہ پانے کے متعلق مایوسی کا نتیجہ ہے۔ ورنہ اگر مسلمانوں کو یہ یقین ہو۔ کہ ستیارتھ پرکاش اور آریہ سماج تو کیا۔ ساری دنیا مل کر بھی اسلام کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اور خدا تعالے کے فضل وکرم سے پھر وہ زمانہ آنے والا ہے۔ جب اسلام پہلے سے بھی زیادہ شان و شوکت کے ساتھ دنیا میں پھیلے گا۔ اور اسلام کے تمام دشمن اس کے آگے سرنگوں ہو جائیں گے تو کبھی ستیارتھ پرکاش کے متعلق یہ صورت اختیار نہ کرتے جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ بلکہ یہ کوشش کرتے۔ کہ جس طرح بھی ممکن ہو ستیارتھ پرکاش اپنی اصلی شکل وصورت میں قائم رہے۔ اور جس تہذیب، شرافت، جس عقل وخرد اور جس معقولیت و روحانیت کا اس میں ذکر ہے۔ وہ جوں کی توں قائم رہے۔ تا کہ ایک طرف تو اسلام کی ترقی اور عروج کے زمانہ میں یہ اندازہ لگایا جا سکے۔ کہ مسلمانوں پر کیسا نازک وقت آ گیا تھا۔ اور اسلام کو کیسے کیسے ناشائستہ دشمنوں سے واسطہ پڑا تھا۔ اور دوسری طرف یہ کہ اس زمانہ میں مسلمانوں نے آریوں سے جس رنگ میں مقابلہ کیا۔ اس میں وہ بالکل حق بجانب تھے پھر یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ستیارتھ پرکاش جسے ضمیر آریہ اپنا پانچواں وید کہتے ہیں اس میں معاشرت مذہب اور روحانیت کے متعلق کیسی فضول اور فطرت صحیحہ کے خلاف تعلیم دی گئی تھی۔ لیکن اگر ستیارتھ پرکاش دنیا سے مٹ جائے اور اس کا کہیں نام ونشان بھی نہ مل سکے تو ان باتوں میں سے کسی ایک کا بھی ثبوت ملنا مشکل ہو جائیگا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد حالت یہ ہو جائے گی۔ کہ اسلام اور آریہ سماج کے مقابلہ پر غیر جانبدارانہ غور کرنے والے لوگوں کو یہ نہ معلوم ہو سکے گا کہ مسلمانوں نے اس جنگ میں جو طریق عمل اختیار کیا۔ وہ نہایت ضروری اور لازمی تھا۔ اور اس کے اختیار کئے بغیر چارہ نہ تھا۔ اور یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ اسلام کو آریہ دھرم کے مقابلہ میں ایسی عظیم الشان فتح حاصل ہوئی ہے۔

اس وقت عام آریہ بے شک ستیارتھ پرکاش کے متعلق بڑی عقیدت کا اظہار کر رہے۔ اور اس میں کسی قسم کا تغیر کرنے کے خلاف پرزور آواز اٹھا رہے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ سنجیدہ اور غور وفکر سے کام لینے والے آریہ اور خاص کر نئی روشنی کے نوجوان عملی طور پر "ستیارتھ پرکاش" کی تعلیم کو ناقابل عمل سمجھتے۔ اور روز بروز عملی طور پر اس سے نفرت اور علیحدگی کا اظہار کرتے جا رہے ہیں اور تو اور بانی آریہ سماج نے جس غیر معقول طریق سے اسلام پر اعتراضات کئے۔ اور ہنسی اڑائی ہے آہستہ آہستہ ان اعتراضات کو بھی باطل اور لغو قرار دے رہے ہیں۔ اور اس طرح اسلامی تعلیم کی معقولیت اور ستیارتھ پرکاش کی غیر معقولیت ثابت کر رہے ہیں۔ اور اس کی کئی ایک مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں

بہاؤالدین محمد قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان حالات میں مسلمان غور کریں ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب کو ضبط کرانا زیادہ مناسب ہے۔ یا اسے قائم رکھنا۔ ہاں یہ ضروری ہے۔ کہ معقولیت کے ساتھ نہ صرف ستیارتھ پرکاش کے اعتراضات کے جواب شائع کئے جائیں۔ اور انہیں کثرت کے ساتھ مسلمانوں میں تقسیم کیا جائے۔ بلکہ ستیارتھ پرکاش میں ویدک دھرم کو جس شکل و صورت میں پیش کیا گیا ہے اس کے متعلق بھی بتایا جائے۔ کہ اسلام کے مقابلہ میں اس کی کوئی بھی خوبی قابل کشش نہیں ہے؛

اس سلسلہ میں ہم یہ خوشخبری سناتے ہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے ماتحت ستیارتھ پرکاش کا جواب لکھا جا رہا ہے۔ اگرچہ بعض لوگوں نے پہلے بھی جواب لکھے ہیں۔ لیکن یہ جواب انشاء اللہ نہ صرف ستیارتھ پرکاش کے اعتراضات کو رد کرنے والا ہوگا۔ بلکہ اسلام کا منور چہرہ بھی پیش کرے گا؛

امریکہ میں مبلغ بھیجنے کی فوری ضرورت

صدر انجمن احمدیہ کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک نہایت قابل و ہوشیار مبلغ شمالی امریکہ بھیجنے کے لئے فوری ضرورت ہے۔ احباب جماعت میں سے کسی صاحب کی نظر میں جو ایسے موزون و اعلیٰ تعلیم یافتہ مخلص دوست ہوں۔ ان کے نام۔ پتہ وغیرہ ضروری کوائف سے جلد تر مطلع فرما کر ممنون کریں۔ اور اگر دوست اپنے آپ کو خود پیش کرنا چاہیں۔ تو اطلاع دیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ صاحب کی تقریر

بروز بدھ ۲۵ اخاء ۱۳۲۳ھش بوقت گیارہ بجے جامعہ احمدیہ میں مکرم جناب چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب جج فیڈرل کورٹ زیر صدارت حضرت مفتی محمد صادق صاحب ایک نہایت اہم تقریر فرمائیں گے۔ موضوع تقریر "مبلغ کے لئے ضروری امور" ہوگا۔ تبلیغ و تربیت سے تعلق رکھنے والے دوسرے احباب وقت مقررہ پر تشریف لا کر ممنون فرماویں۔ (خاکسار پرنسپل جامعہ احمدیہ)

شکریہ

میرا لڑکا شیخ فضل احمد اٹلی میں بیمار تھا۔ اور اسکی حالت تشویشناک ہوگئی تھی۔ میں نے اسکی اطلاع سیدنا حضرت امیر المؤمنین المصلح الموعود کی خدمت میں کی۔ اور دردمند دل سے عزیز کی صحت کے لئے دعا کی درخواست کی۔ حضور نے تحریر فرمایا۔ "میں عزیز کے لئے دعا کر رہا ہوں"۔ احباب بھی دردمند دل سے عزیز کی صحت کے لئے دعائیں کیں۔ عزیز فضل احمد نے ۳ اکتوبر کو سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھا ہے۔ کہ ڈاکٹروں نے میرا ایکس رے کیا۔ ان کی رائے ہے کہ خطرہ کی حالت دور ہوگئی ہے۔ حضور نے اپنے غلام زادہ کو تسلی کا خط بھجوایا ہے۔ اور عزیز کے تازہ خط سے جو ۹ کا لکھا ہوا پہنچا ہے۔ اس میں درج ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے عزیز موصوف کی صحت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ خاکسار محمد الدین مختار عام صدر انجمن احمدیہ

جلسہ سیرت النبیؐ کے متعلق اعلان

جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لئے ۵ نومبر ۱۹۴۴ء کی تاریخ مقرر ہے جملہ جماعتیں ابھی سے اسکی تیاری شروع کر دیں۔ اور اسی تاریخ پر ہر جماعت یہ جلسہ کرے (ناظر دعوت و تبلیغ)

نظم

(از جناب مولوی ذوالفقار علی خاں صاحب گوہر)

کامیابِ بارگاہِ شانِ ربانی نہیں
جو خلوص و شوق سے خالی ہو قربانی نہیں

جو فدا کرتا ہے اپنا جان و مال اہل و عیال
دینِ حق کے واسطے اسکا کوئی ثانی نہیں

کہتے ہیں احمدؑ نے فتنے دین میں پیدا کئے
اس نے تو فتنے مٹائے فتنوں کا بانی نہیں

فیجِ اعوج کے یہ عالم فتنہ گر ہیں لاکلام
کیا یہ ان کے کارنامے مکرِ شیطانی نہیں

سایۂ احمدؑ میں جو آیا وہ جنت میں رہا
کیا نبوت کا یہ سایہ ظلِ سبحانی نہیں

معترض کی آنکھ بھی ہے چشمِ شب پر کی طرح
کیا گلہ گر شانِ نورِ احمدی مانی نہیں

مولوی امرتسری گوھر ہو یا لاہوریہ
الیسوں نے اسلام کی صورت بھی پہچانی نہیں

خدام الاحمدیہ کے سال ہفتم کا چوتھا امتحان

انقلاب حقیقی کے بعد سیر روحانی

بفضلِ اللہ تعالیٰ خدام الاحمدیہ کے سال ہفتم کے تین امتحان بخیر و خوبی ہو چکے ہیں۔ چوتھے امتحان کے لئے "سیر روحانی" کو بطور نصاب مقرر کیا گیا ہے۔ یہ امتحان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۰ فتح ۱۳۲۳ھش / دسمبر ۱۹۴۴ء کو منعقد ہوگا۔ کتاب موازی ساڑھے آنہ میں دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے مل سکتی ہے۔ محصول ڈاک وغیرہ کا خرچ ۲ اس کے علاوہ ہے۔ غیر مستطیع احباب کے متعلق زعیم یا قائد کی طرف سے اطلاع آنے پر کتاب مفت روانہ کی جائے گی۔

امید ہے خدام مجالس قائدین کرام اور دوسرے احباب جماعت اس نہایت اہم اور مبارک تحریک میں حصہ لیکر احمدیت کے علمی خزائن سے مستفیض ہوں گے۔

خلیل احمد مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ

وہ مجالس خدام الاحمدیہ

جن کو تاحال تجنید کے فارم نہ پہنچے ہوں۔ وہ فوراً مطلوبہ تعداد کے ساتھ دفتر مرکزیہ میں اطلاع دیں۔ تا انہیں فارم بھجوا دیئے جائیں۔ مہتمم تجنید۔

جائیداد وقف کرتے ہوئے یاد رکھیں!

کہ:- (۱) اگر آپ موصی ہیں۔ تو حصہ وصیت کی تفصیل بھیجتے وقت یہ لکھنا لازمی ہے اور وقف شدہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ سے جتنا روپیہ وصیت کا ادا کرنا باقی ہو اسکی مقدار بھی درج کرنی چاہیئے۔ (۲) جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ پر جو قرضہ رہن کی صورت میں ہو۔ اسکی تفصیل ضرور لکھا کریں۔ کہ فلاں زیور یا فلاں زمین اتنے روپے میں رہن ہے۔

(ب) جس قرضہ کے متعلق یہ یقین ہو۔ کہ جائیداد منقولہ وقف شدہ یا غیر منقولہ وقف شدہ میں سے کچھ حصہ بیچ کر اس قرض کو ادا کرنا پڑے گا۔ اور کوئی ذریعہ ادائیگی کا نہ ہو۔ تو اسکی تفصیل لکھکر یہ ساتھ نوٹ لکھا جائے کہ "یہ قرضہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ وقف شدہ میں سے کچھ حصہ بیچ کر ادا کیا جائے گا"۔

انچارج تحریک جائیداد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے رؤیا دربارہ مصلح موعود کی

صحیح تعبیر علم تعبیر الرؤیا کے رُو سے

از ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی پلیڈر گجرات

اہل پیغام کی پریشان خیالی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی "المصلح الموعود" ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے رویا متعلقہ پیشگوئی مصلح موعود کا یکم فروری ۱۹۴۴ء کے "الفضل" میں شائع ہونا تھا۔ کہ اہل پیغام کے کیمپ میں ایک کھلبلی سی مچ گئی۔ اور مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کو اپنے غلط عقائد کی وہ عمارت جس کی بنیادیں وہ تیس سال سے ریت پر استوار کرتے چلے آرہے تھے دھڑام سے زمین پر گرتی دکھائی دی۔ چنانچہ اس گھبراہٹ اور پریشانی میں ان کے اکابر نے جو کچھ کسی کے مونہہ میں آیا کہنا شروع کیا۔ اور ایسے ایسے متضاد اور متناقض بیانات ان کی طرف سے اس رویا کے متعلق شائع ہونے شروع ہوئے۔ جو ہر اہل عقل و دانش کے لئے موجب حیرت ہیں۔ اس قسم کے متضاد بیانات کی ایک بین اور واضح مثال کا حامل "پیغام صلح" کا ۹ فروری ۱۹۴۴ء کا پرچہ ہے۔ اس اخبار کے پہلے صفحہ پر مولوی محمد علی صاحب کا خطبہ جمعہ اور پانچویں صفحہ پر شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ دونوں مضامین میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متذکرہ بالا رویا کو زیر بحث لایا گیا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کے سارے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ نعوذ باللہ حضور کا یہ رویا از قسم "امانی" ہے یعنی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی اپنی آرزو اور خواہش کا نتیجہ اور حضور کے اپنے خیالات کا پرتو ہے۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے نہیں چونکہ آپ مصلح موعود بننے کے آرزومند تھے (نعوذ باللہ) اس لئے حضور کے نفس نے حضور کو خواب میں ایسا ہی کر دکھایا۔ شیخ مصری صاحب کے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا یہ رویا درحقیقت اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے نہ شیطانی القاء اور نہ خواہش نفس کا نتیجہ۔ مصری صاحب کے نزدیک یہ رویا جماعت احمدیہ قادیان پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے اتمام حجت ہے بلکہ وہ لکھتے ہیں۔

"اگر وہ اس پر غور کی نظر ڈالتے۔ تو ان کے گھروں میں گھی کے چراغ جلنے کی بجائے صفِ ماتم بچھ جاتی۔ کیونکہ جناب میاں صاحب محترم کی یہ خواب نہ صرف یہ کہ ان کی اندرونی اصلیت پر روشنی ڈال رہی ہے۔ بلکہ ان کے عقائد کا غلط ہونا بھی ثابت کر رہی ہے اور ان تمام امیدوں اور توقعات کو بھی خاک میں ملا رہی ہے۔ جو ان کے احباب تیس سال کے طویل عرصہ سے ان کی ذات سے وابستہ کرتے چلے آرہے تھے"۔

(پیغام صلح ۹ فروری ۱۹۴۴ء)

اس کے بعد مصری صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس رویا کی ایک خود ساختہ تعبیر درج کی ہے۔ اور اپنے مخصوص طرز تحریف و تاویل کی رو سے اپنے مندرجہ بالا ادعائے باطل کو درست ثابت کرنے کی مضحکہ خیز کوشش کی ہے۔ مصری صاحب کی بیان کردہ "تعبیر" کی لغویت کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے۔ کہ جب مصری صاحب کا یہ مضمون خاکسار نے پڑھا۔ تو اس وقت میرے ایک پیغامی دوست چودہری فتح محمد صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی پلیڈر گجرات بیٹھے ہوئے تھے۔ اور میں یہ مضمون ایسے طور پر پڑھ رہا تھا۔ کہ اسے چودہری صاحب موصوف بھی سن رہے تھے۔ جب پڑھتے پڑھتے مضمون کا وہ حصہ آیا۔ جس میں مصری صاحب نے رویا کی تعبیر درج کی ہے۔ تو چودہری صاحب موصوف نے انتہائی بیزاری کے ساتھ فرمایا کہ "یہ لغو ہے"۔ یہ تو مصری صاحب کی خود تراشیدہ تعبیر کے متعلق اہل پیغام کے ایک سرگرم اور ممتاز رکن کی رائے ہے۔ لیکن ہمیں اس مضمون میں یہ دیکھنا ہے کہ علم تعبیر الرؤیا کے رُو سے مصری صاحب کی بیان کردہ تعبیر اور ان کے مندرجہ بالا ادعا کی کیا حقیقت ہے؟

دشمن کے خوف سے بھاگنے کی تعبیر

مصری صاحب نے انتہائے بغض کے باعث سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے رویا کے اس حصہ کو جس میں حضور دشمن کے خوف سے بھاگ رہے ہیں محل اعتراض ٹھہراتے ہوئے لکھا ہے۔

"جناب میاں صاحب نے خواب میں اپنی حالت کا جو نقشہ کھینچا ہے۔ وہ پریشانی کا ہی ہے انہیں امن کہیں نہیں۔ . . . . کہیں خود دشمن سے خوفزدہ ہو کر بھاگتے نظر آتے ہیں۔ کہ ان کو اپنے ساتھیوں کی کچھ ہوش نہیں رہتی . . . . . اپنی سراسیمگی کی حالت میں بھاگتے ہی چلے جاتے ہیں"۔

پس اس وجہ سے مصری صاحب کے نزدیک حضور کی خواب کی یہ حالت سورہ انعام ع ۹ کی آیت كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِينُ کی (نعوذ باللہ) مصداق ہے۔ لیکن جیسا کہ مندرجہ ذیل تحقیق سے ثابت ہے۔ مصری صاحب کی یہ خود تراشیدہ تعبیر جہاں مصری صاحب کے علم تعبیر الرؤیا سے محروم ازلی ہونے کی دلیل ہے۔ وہاں ان کی اپنی قلبی کیفیت کی بھی آئینہ دار ہے۔

ظاہر ہے کہ سورۃ انعام کی محولہ آیت کا کوئی تعلق عالم خواب کے ساتھ نہیں ہے بلکہ وہ تو محض عالم بیداری کی ایک مثال ہے۔ اور عالم خواب کے ایک نظارہ کو بغیر کسی قرینہ کے عالم بیداری کے ایک نظارہ کے ساتھ منطبق کرنا سوائے اس شخص کے جو علم تعبیر سے نابلد محض ہو کسی اور کا کام نہیں ہو سکتا۔ اور ایسے شخص کی مثال تو ایسی ہے۔ جیسے غیر احمدی مولوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رویا مندرجہ آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۴ کو جس میں حضور نے فرمایا ہے۔ کہ رَأَيْتُنِي فِي الْمَنَامِ عَيْنَ اللهِ (کہ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ میں خدا ہوں) پیش کر کے اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدائی کا دعوےٰ کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ خواب میں خود کو خدا دیکھنا عالم بیداری میں خدا ہونے سے کئی طور پر مختلف ہے۔ یا جس طرح کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس رویا کو جس میں حضور نے دیکھا۔ کہ حضور نے سونے کے کنگن اپنے دونوں ہاتھوں میں پہنے ہوئے ہیں۔ اس بناء پر محل طعن بنالے۔ کہ سونا مردوں کے لئے پہننا حرام ہے اور ناجائز ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ خواب کے کسی نظارہ کی تعبیر علم تعبیر ہی کے رو سے کی جا سکتی ہے۔ نہ یہ کہ محض اٹکل پچو کے طور پر جو کچھ کسی کے مونہہ میں آئے کہتا چلا جائے اب دیکھنا چاہیئے کہ علماء تعبیر کے نزدیک سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے رویا کے اس حصہ کی جس میں حضور "دشمن سے خوفزدہ ہو کر بھاگ رہے ہیں" کیا تعبیر ہے؟

سو علم تعبیر کی مستند ترین کتاب "تعطیر الانام فی تعبیر المنام" میں لکھا ہے۔

(ا) الفرار الرجوع الى الله تعالىٰ والانابة اليه . . . . فمن رأى انه فرّ من عدوٍ يخافه أمن منه (جلد ۲ صفحہ ۱۱۳)

یعنی خواب میں بھاگنے کی تعبیر اللہ تعالےٰ کی طرف رجوع اور انابت ہے۔ اگر کوئی دیکھے کہ وہ خواب میں دشمن سے ڈر کر بھاگ رہا ہے۔ تو اس کی تعبیر یہ ہے۔ کہ خواب دیکھنے والا دشمن سے امن میں رہے گا۔

(ب) "الخوف هو فى المنام امن . . . . من رأى كانه خائف فارٌ من الخوف نال رياسة" (تعطیر الانام جلد ا صفحہ ۱۶۳ مطبوعہ مصر)

یعنی خواب میں خوف کی تعبیر امن ہوتی ہے۔ اور جو کوئی خواب میں دیکھے کہ "خوفزدہ ہو کر" بھاگ رہا ہے۔ تو سرداری اور ریاست پائے گا۔

(ج) "کامل التعبیر" مولفہ علامہ تفلیسی میں لکھا ہے۔

"جعفر صادق رضی اللہ عنہ گوید است کہ بینندہ را صعب و سہمگین نماید تاویلش بخلاف باشد چنانکہ اندوہ بیم و تاویلش شادی وخرمی باشد . . . . دیگر گریختن از بیم دشمن و آنچہ بدیں ماند دلیل کند کہ خداوند خواب در امان و زنہار خدا تعالےٰ باشد"۔

(کامل التعبیر فارسی صفحہ ۹۰۸)

یعنی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جو خواب دیکھنے والے کو دہشت ناک اور آفت نظر آتی ہے گا

لیکن تاویل اس کے خلاف ہوتی ہے۔ جیسے کہ غم اور خوف کی تاویل شادی اور خوشی ہے۔ **اور دشمن کے خوف سے بھاگنا** اس امر کی دلیل ہے۔ کہ **خواب والا خدا تعالیٰ کی پناہ اور امان میں رہے گا۔** (اردو ترجمہ کامل التعبیر موسوم بہ "خواب نامہ کلاں" صفحہ ۱۴ چوتھی فصل)

(د) پھر اسی کامل التعبیر میں لکھا ہے:۔

"ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ گوید گریختن در خواب رستگاری بود۔ اگر کسے بخواب بیند کہ از دشمن .... میگریخت دلیل کہ از شر و خوف ایمن گردد۔ و بر خصم مظفر شد زیرا کہ موسیٰ علیہ السلام در خواب دید کہ از فرعون علیہ اللعنۃ میگریخت پس از فرعون رستگار شد و بروے ظفر یافت" (کامل التعبیر فارسی صفحہ ۲۵۹)

یعنی حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔ کہ اگر کوئی خواب میں دیکھے۔ کہ دشمن سے یا کسی کاٹنے والے جانور سے بھاگا ہے دلیل ہے کہ شر اور خوف سے امن میں ہوگا۔ اور دشمن پر فتح پائے گا۔ کیونکہ موسیٰ علیہ السلام نے خواب میں دیکھا تھا۔ کہ آپ فرعون ملعون سے بھاگے ہیں۔ پھر آپ نے فرعون کی شرارت سے نجات پائی۔ اور آخر کار اس پر فتح پائی"۔ (اردو ترجمہ کامل التعبیر صفحہ ۶۲۵ زیر لفظ گریختن)

یہ ہے "خوفزدہ ہو کر بھاگنے" کی درست تعبیر جو علم التعبیر کے امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت جعفر صادق نے کی ہے۔ جس کے رو سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا حفاظت الٰہی میں ہونا ثابت ہے۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ اصل پیشگوئی در بارہ مصلح موعود مندرجہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں بھی اس حصۂ خواب کی تصدیق موجود ہے۔ کیونکہ اس میں یہ کلام الٰہی درج ہے:۔

"خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا"

اور امام جعفر صادق کے الفاظ میں حضرت امیر المومنین کے رؤیا کی تعبیر یہ ہے۔ کہ حضور "خدا تعالیٰ کی پناہ اور امان میں" رہینگے۔

پس سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے رؤیا کا یہ حصہ کامل طور پر حضور ایدہ اللہ کو مصلح موعود کی پیشگوئی کا حقیقی مصداق ثابت کرنے والا ہے۔

مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں کون عقلمند اور انصاف پسند ہو سکتا ہے۔ جو مصری صاحب کی خود تراشیدہ اور لغو تعبیر کو جو سر تا پا ان کے اپنے بغض اور کینہ کی آئینہ دار ہے۔ علماء تعبیر کی مستند تعبیر کے بالمقابل کوئی وقعت دے سکتا ہے؟

اب مصری صاحب بتائیں۔ کہ حضرت امیر المومنین کے رؤیا پر "غور کی نظر ڈالنے پر" "صف ماتم" کہاں بچھنی چاہیئے۔ اور گھی کے چراغ کہاں جلائے جانے چاہئیں۔

دائیں اور بائیں راستہ کی تعبیر

مصری صاحب نے اپنے مضمون میں "انتہائی بائیں رستہ" اور "انتہائی دائیں رستہ" کی تعبیر اصحاب الشمال اور اصحاب الیمین سے کی ہے۔ اور اصحاب الیمین سے مراد اہل پیغام لئے ہیں۔ حالانکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے رؤیا میں اس شخص کو جو انتہائی دائیں راستہ پر کھڑا ہے۔ حضور کا "ایک ساتھی" بتایا گیا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب اور اہل پیغام جیسے مبغض۔ حساد اور ازلی دشمنوں کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا "ساتھی" قرار دینا انتہائی مغالطہ آفرینی کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ پھر یہ کہ رؤیا کی تعبیر تو علم تعبیر الرؤیا کے اصول کے ماتحت ہونی چاہیئے۔ نہ یہ کہ محض اٹکل پچو کے طور پر جو کچھ کسی کے منہ میں آئے۔ کہتا چلا جائے لیکن اگر مصری صاحب اس دائیں راستہ کی طرف بلانے والے شخص سے مولوی محمد علی صاحب یا جماعت غیر مبائعین مراد لیں اور بلا قرینہ تاویل کرنے پر مصر ہوں۔ تو انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حدیث نبوی میں دائیں طرف بلانے والے کو "شیطان" قرار دیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو:۔

"عن عبد اللہ بن مسعود قال خط لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطا ثم قال ھٰذا سبیل اللہ ثم خط خطوطا عن یمینہ وعن شمالہ وقال ھٰذہ سبل علی کل سبیل منھا شیطان یدعوا الیہ وقرأ ان ھٰذا صراطی مستقیما فاتبعوہ الآیۃ رواہ احمد والنسائی والدارمی"۔ (مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مطبع اصح المطابع صفحہ ۳۰)

یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے لئے ایک خط کھینچا۔ اور فرمایا۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔ اس کے بعد حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ اور بائیں ہاتھ کی طرف خطوط کھینچے اور فرمایا۔ کہ یہ ایسے راستے ہیں۔ کہ جن پر شیطان کھڑا ہوتا ہے۔ اور دوسروں کو ان دائیں اور بائیں راستوں کی طرف بلاتا ہے۔ پھر حضور نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ ان ھٰذا صراطی مستقیما فاتبعوہ" کہ یہ (درمیانی راستہ) میرا سیدھا راستہ ہے۔ پس تم اس پر چلو۔

اب ہم ذیل میں تعبیر الرؤیا کی مستند کتاب "کامل التعبیر" مصنفہ علامہ ابو الفضل حسین بن ابراہیم تفلیسی کا اقتباس ذیل میں درج کرتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوگا۔ کہ علم تعبیر الرؤیا کے رو سے "دائیں ہاتھ" کی طرف چلنے کی کیا تعبیر ہے؟ لکھا ہے:۔

(ا) "ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ گوید کہ راہ بخواب دیدن دلیل دین و استقامت بود"۔ کہ "ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔ کہ خواب میں راستہ دیکھنا دینداری اور استقامت کی دلیل ہے"۔ (کامل التعبیر صفحہ ۱۵۶ زیر لفظ راہ)

(ب) "اگر بیند کہ راہ بروے مشکل شدہ ندانست کہ کجا میرود۔ بقول پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانب دست راست گرفت دلیل کہ راہ حق بروے پوشیدہ گردد"۔ (کامل التعبیر صفحہ ۱۵۶)

ترجمہ:۔ "اگر دیکھے کہ اس پر راستہ مشکل ہے۔ اور نہیں جانتا کہ کہاں جاتا ہے؟ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق دائیں ہاتھ کی طرف چلا دلیل ہے۔ کہ راہِ حق اس پر پوشیدہ ہوگا۔ (ترجمہ اردو کامل التعبیر موسوم بہ خواب نامہ کلاں طبع کردہ ملک چنن دین بازار کشمیری لاہور صفحہ ۳۶۳ زیر لفظ "راہ")

(ج) "حضرت اسماعیل اشعث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔ کہ خواب میں سیدھا راستہ اسلام ہے۔ اور ٹیڑھا اس کے خلاف ہے"۔ (خواب نامہ کلاں صفحہ ۳۶۴)

غرضیکہ علم تعبیر کے اصول کے ماتحت "دائیں راستہ" کی تعبیر ہدایت نہیں۔ بلکہ گمراہی کا راستہ ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ جو شخص اس راستہ پر کھڑا ہو کر اس راستہ کی طرف بلا رہا ہے۔ اس پر خود "راہِ حق پوشیدہ" ہے اور مطابق حدیث نبوی وہ "شیطان" ہے۔

"اصحاب الیمین" سے کون مراد ہے؟

باقی رہا مصری صاحب کا یہ دریافت کرنا کہ "کیا اصحاب الیمین امۃ وسطاً کہلانے کے مستحق نہیں؟" تو اس کے جواب میں عرض ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مدِّ نظر سے تعبیر طلب امر تو "دائیں اور بائیں راستہ کے بالمقابل "درمیانی راستہ" ہے۔ نہ کہ دائیں یا بائیں طرف کھڑے ہونے والے اشخاص؟ کیونکہ حضور نے خواب میں اپنے بائیں طرف کسی شخص کو کھڑے نہیں دیکھا۔ اور نہ کوئی ایسا شخص دیکھا ہے۔ جس کے دائیں اور بائیں دو آدمی کھڑے ہوں۔ تا ہم دائیں یا بائیں طرف کھڑے ہونے کی تعبیر تلاش کریں۔ بلکہ حضور نے صرف **دائیں راستہ** پر کھڑے ہونے والے شخص کو دیکھا ہے۔ نیز حضور ایدہ اللہ تعالےٰ اس وقت کسی دائیں یا بائیں طرف کھڑے ہونے والے شخص کی تلاش میں نہ تھے۔ بلکہ **درست راستہ** کی تلاش میں تھے۔ پس علم تعبیر کے رو سے ہم دائیں اور بائیں **راستہ** یا ان کے بالمقابل "**درمیانی راستہ**" کی تعبیر لیں گے۔ ہاں اگر سیدنا حضرت امیر المومنین کے رؤیا میں حضور کو بجائے "راستہ" دکھائے جانے کے **دو شخص** دکھائے جاتے۔ جن میں سے ایک حضور کے دائیں ہاتھ کی طرف ہوتا۔ اور دوسرا بائیں ہاتھ کی طرف۔ تو پھر اسکی تعبیر مختلف ہو سکتی تھی۔ لیکن حضور کو رؤیا میں تو یہ دکھایا گیا ہے۔ کہ حضور درست راستہ کی تلاش میں ہیں۔ اور حضور کو تین راستے دکھائے جاتے ہیں۔ جن میں سے ایک دائیں ہے۔ ایک بائیں اور ایک درمیانی ہے۔ حضور نے درمیانی راستہ کو اختیار فرمایا۔ اور خواب ہی میں حضور کو یہ بتایا گیا۔ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور نے جس راستہ کو اختیار فرمایا ہے۔ وہی درست راستہ ہے۔ پس اس حصۂ رؤیا کی اصلی اور صحیح تعبیر یہی ہے کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جس راستہ پر گامزن ہیں وہی اُمۃً وسطاً کا راستہ یعنی صراط مستقیم ہے۔ اور یہ کہ حضور کی خواب کی حالت ارشاد الٰہی "وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى" کی آئینہ دار ہے۔

پس اس جگہ "اصحاب الیمین" یا "اصحاب الشمال" کا سوال نہیں بلکہ دائیں۔ بائیں اور درمیانی "راستہ" کی تعبیر کا سوال ہے۔ جس کو مصری صاحب نے اپنی محرّفانہ طبیعت کے زیر اثر نظر انداز کر کے غلط بحث کی ناکام کوشش کی ہے۔ اب رہا "اصحاب الیمین" کے "امۃ وسطاً" ہونے یا نہ ہونے کا سوال تو اس کا مندرجہ بالا معروضات کی روشنی میں مختصر جواب یہ ہے کہ جو لوگ اس دار العمل (دنیا) میں "درمیانی راستہ" یعنی صراط مستقیم کو چھوڑ کر دائیں یا بائیں راستہ پر چلنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دار الجزا (اگلے جہان میں) ان کو "اصحاب الشمال" میں شامل فرمائے گا۔ مگر جو لوگ اس دنیا میں "دائیں یا بائیں" راستہ پر چلنے کی بجائے افراط و تفریط کی راہوں کو ترک کر کے درمیانی راستہ (اسلام) پر گامزن ہونے والے ہیں۔ ان کو اگلے جہان میں "اصحاب الیمین" میں شامل کیا جائے گا۔ پس اس نقطۂ نگاہ سے بھی سیدنا حضرت مصلح الموعود امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور حضور کے خدام "اصحاب الیمین" میں شامل ہوئے۔ اور مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء اصحاب الشمال ثابت ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں جو کچھ عرض کیا گیا ہے وہ محض مصری صاحب کی خود تراشیدہ تعبیر کے پیش نظر ہے ورنہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے رؤیا کی درست تعبیر علم تعبیر الرؤیا کی رو سے اوپر درج کی جا چکی ہے اور وہ بھی اپنی طرف سے نہیں بلکہ تعبیر کے مشہور اور مستند اماموں کے اقوال سے اس کی سند بھی پیش کی گئی ہے

بُت پر سوار ہونے کا نظارہ اور مصری صاحب کی بددیانتی

مولوی محمد علی صاحب اور مصری صاحب نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے رؤیا کے اس حصہ پر بھی اعتراض کیا ہے۔ جس میں حضور نے جھیل کو تیر کر عبور فرمایا ہے۔ مصری صاحب لکھتے ہیں:۔

"وہ دشمن کے پہنچنے اور اپنے پکڑے جانے کے خیال سے اس قدر خوف زدہ ہیں کہ توحید اور توکل علی اللہ کے تمام خیالات ان کے دل سے محو ہو جاتے ہیں اور ایک بت کو جھیل کے پار ہونے کا وسیلہ بناتے ہیں۔ اور پھر جب دیکھتے ہیں کہ اب دشمن سے تو پھر توحید کا سبق یاد آتا ہے"۔

مندرجہ بالا سطور میں تو مصری صاحب نے تحریف اور مغالطہ آفرینی کو کمال تک پہنچا کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ پیغام ملڈنگس کی فضا مخالفین کی عبارتوں کو درست طور پر نقل کرنے اور واقعات کو حق و صداقت کے ساتھ بیان کرنے کے لئے سازگار نہیں ہے۔

اب دیکھئے! چونکہ مصری صاحب بت پر سواری کو محل اعتراض بنانا چاہتے تھے۔ مگر ان کو رؤیا میں یہ لکھا ہوا نظر آ رہا تھا۔ کہ حضور نے اسی موقع پر عین اس حالت میں کہ حضور دشمن کے بت پر سوار تھے بتوں کی مذمت فرمائی اور توحید کا وعظ اس زور سے فرمایا کہ بتوں کے پجاری ایک ایک کر کے مسلمان ہونے لگے۔ یہاں تک کہ حضور نے تمام بتوں کو پانی میں غرق بھی کروا دیا۔ تو مصری صاحب کو یہ دقت محسوس ہوئی کہ اگر خواب کے پہلے حصہ پر اعتراض کیا تو دوسرا حصہ اس اعتراض کے باطل ہونے پر گواہ بن جائے گا۔ اس لئے مصری صاحب نے پہلے حصہ خواب (بت کی سواری) اور دوسرے حصۂ خواب (وعظ توحید) کو دو مختلف حالتوں میں تقسیم کر دیا۔ اور کہا کہ بت پر سواری کرنے کا نظارہ تو اس وقت کا ہے جب ابھی دشمن کے ہاتھوں "پکڑے جانے" اور اس کے "پہنچنے" کا خوف غالب تھا مگر دوسرا حصہ (وعظ توحید) اس وقت کا ہے "جب دیکھتے ہیں کہ وہ اب دشمن سے دور ہو گئے ہیں"۔ حالانکہ یہ تفریق محض مصری صاحب کے اپنے دماغ کا اختراع ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے رؤیا کا اس سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ بلکہ اس کے بالکل الٹ حضور کے رؤیا میں یہ امر بالصراحت مذکور ہے کہ بت پر سواری کا واقعہ بھی اس وقت کا ہے۔ جب دشمن کے پہنچنے کا کوئی امکان باقی نہ تھا۔

ظاہر ہے کہ بتوں کو دیکھنے اور ان پر سواری کرنے کا نظارہ حضور کو جھیل کے کنارے پر پہنچ جانے کے بعد دکھایا گیا ہے اور جھیل کے کنارے پہنچنے سے پہلے کا نظارہ حضور اس طرح بیان فرماتے ہیں:۔

"غرض میں اس راستہ پر چلنا شروع ہوا۔ اور مجھے یوں معلوم ہوا کہ دشمن بہت پیچھے رہ گیا ہے اتنی دور کہ نہ اس کے قدموں کی آہٹ سنائی دیتی ہے۔ اور نہ اس کے آنے کا کوئی امکان پایا جاتا ہے .... اس وقت میں کہتا ہوں کہ اس واقعہ کے متعلق جو پیشگوئی تھی اس میں یہ بتایا گیا تھا کہ اس راستہ کے بعد پانی آئے گا .... اس وقت میں رستے پر چلتا چلا جاتا ہوں۔ مگر ساتھ ہی کہتا ہوں وہ پانی کہاں ہے؟ جب میں نے یہ کہا "وہ پانی کہاں ہے؟" تو یکدم میں نے دیکھا کہ میں ایک بہت بڑی جھیل کے کنارے پر کھڑا ہوں"۔ اس کے بعد حضور نے اس جھیل کے پانی کے اوپر تیرتے ہوئے بتوں کو دیکھنے اور سواری کرنے کا واقعہ بالتفصیل بیان فرمایا ہے۔

رؤیا کے اس اقتباس سے روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ حضور جس وقت جھیل کے کنارے پر پہنچے ہیں۔ "اس سے پہلے دشمن بہت پیچھے رہ چکا تھا۔ اور اس کے آنے کا کوئی امکان نہیں پایا جاتا" تھا۔ لیکن مصری صاحب نے یہ سب کچھ پڑھنے کے باوجود محض اپنے اعتراض کو مضبوط کرنے کی نیت سے اس صراحت کو نظر انداز کر کے ازراہ افترا پردازی یہ لکھ دیا کہ جس وقت حضور خواب میں بت پر سوار ہوئے ہیں۔ اس وقت تو دشمن کے خوف سے پریشانی کا عالم تھا۔ مگر جب اس سے دور ہو گئے اور یہ امکان جاتا رہا تو پھر "توحید کا سبق یاد آیا" میں مصری صاحب سے پوچھتا ہوں کہ کیا یہی وہ دیانت داری ہے جس کا سبق انہوں نے پیغام بلڈنگس میں جا کر سیکھا ہے؟

کھلا چیلنج

میں مصری صاحب کو کھلا چیلنج دیتا ہوں کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے رؤیا سے اپنے اس دعویٰ کو سچا ثابت کریں کہ بت پر سوار ہونے کا واقعہ دشمن کے خوف سے مامون ہونے سے پہلے کا ہے۔ لیکن توحید کا وعظ مامون ہونے کے بعد کا؟ اگر مصری صاحب یہ ثابت نہ کر سکیں اور خدا کے فضل سے قیامت تک نہ کر سکیں گے۔ تو پھر ان کو اس وعید سے ڈرنا چاہیئے جو محرّفین اور اعدائے محبوبان الٰہی کے لئے مقدر ہے

کیا بت پر سوار ہونا قابل اعتراض امر ہے

اب ہم اس سوال کو لیتے ہیں کہ کیا بت پر سواری کرنا کوئی قابل اعتراض امر ہے؟ ظاہر ہے وہ مادہ جس سے بت بنائے جاتے ہیں ضروری نہیں کہ اپنی ذات میں کوئی مکروہ یا ممنوع چیز ہو۔ مثلاً اگر بت پتھر سے بنایا گیا ہے۔ تو وہ معمولی پتھر ہوگا۔ اس پتھر میں بالذات کوئی برائی نہیں اسی طرح اگر بت مٹی کا ہے۔ تو اس مٹی میں اور اگر تنکوں کا ہے تو ان تنکوں میں بالذات کوئی پلیدی نہیں ہوتی۔ اگر ان پتھر یا مٹی یا لکڑی یا تنکوں سے بنے ہوئے بتوں کی پوجا کی جائے تو شرک اور قابل اعتراض امر ہے۔ لیکن اگر عبادت کرنے کی بجائے اس پتھر، مٹی یا لکڑی یا تنکے کو کسی اور مفید کام کے لئے استعمال کر لیا جائے تو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا! مثلاً اگر بتوں کے پتھروں کو۔ مکان کی اینٹوں کے طور پر استعمال کیا جائے۔ یا بتوں کی مٹی کا گارہ بنا لیا جائے۔ یا بتوں کی لکڑی سے شہتیر یا دروازے تیار کر لئے جائیں تو کوئی عقلمند اور تعلیم اسلام سے واقف اس پر اعتراض نہیں کر سکتا۔ کیونکہ بتوں کی عبادت۔ ان کی تعظیم اور ان سے استمداد گناہ ہے لیکن اس مادہ سے جس سے وہ بت بنائے گئے ہیں کوئی خدمت لینا ہرگز قابل اعتراض نہیں ہو سکتا۔ مثال کے طور پر اگر مصری صاحب کسی ایسے رستے پر جا رہے ہوں جہاں سخت کیچڑ ہو۔ اور اس کیچڑ میں جگہ جگہ پر چند پتھر رکھے ہوئے ہوں۔ جن کے متعلق مصری صاحب کو علم ہو کہ چند بت پرست ان پتھروں کی عبادت کیا کرتے ہیں۔ تو اگر مصری صاحب ان پتھروں پر پاؤں رکھ کر اس کیچڑ سے نکل جائیں تو دنیا میں کون ایسا عقلمند ہے جو مصری صاحب کے اس فعل پر اعتراض کرے۔ کہ مصری صاحب نے توحید اور توکل کے تمام خیالات "سے کنارہ کش ہو کر "بت کو کیچڑ سے پار ہونے کا وسیلہ بنایا ہے"!

میں مصری صاحب سے پوچھتا ہوں کہ اگر کوئی قوم گائے کی پوجا کرتی ہو تو کیا کسی مسلمان کے لئے گائے کو ذبح کر کے اس کا گوشت کھانا یا اس کا دودھ پینا جائز ہے یا ناجائز؟ اگر کوئی قوم آگ کی عبادت کرتی ہو۔ تو کیا آگ پر کسی مسلمان کیلئے روٹی پکانا جائز ہے یا ناجائز؟ اگر کوئی قوم کسی دریا مثلاً گنگا۔ جمنا کو پوجتی ہے تو کیا اس دریا کا پانی پینا یا اس میں نہانا مصری صاحب کے نزدیک جائز ہے یا ناجائز؟ پھر اگر کوئی قوم سورج پرست ہے یعنی سورج کی عبادت کرتی ہے تو کیا سورج کی روشنی یا دھوپ سے فائدہ اٹھانا۔ جائز ہے یا ناجائز؟ اور کیا ان مفید اشیاء سے فائدہ اٹھانے والے پر مصری صاحب کے الفاظ میں یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ اس نے "توحید اور توکل کے تمام خیالات" کو دل سے محو کر کے بت کو اپنی بھوک یا پیاس یا سردی کے ستانے کا وسیلہ بنایا ہے؟

کیا اگر کوئی مشرک کسی گھوڑے کی عبادت کرتا ہو اور وہ گھوڑا کسی مسلمان کے ہاتھ آ جائے۔ تو کیا اس مسلمان کے لئے اس گھوڑے پر سوار ہونا۔ جائز ہے یا ناجائز؟ اگر جائز ہے۔ اور یقیناً جائز ہے۔ تو پھر ان "کشتی نما" تنکوں پر سیدنا

حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خواب میں سوار ہونا کیونکر محل اعتراض ہو سکتا ہے؟ خصوصاً اس صورت میں حضور اس پر سوار ہو کر بتوں کی مذمت اور توحید کا وعظ بھی فرماتے ہیں۔

دھوکہ دینے کی ناکام کوشش

اصل بات یہ ہے۔ کہ مصری صاحب نے اپنے اعتراض میں لفظ "وسیلہ" استعمال کر کے قارئین پر ایک غلط اثر ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کی ہر پیدا کردہ چیز انسان کی خادم ہے۔ اور محض اسی لئے پیدا کی گئی ہے۔ کہ اشرف المخلوقات انسان اس سے فائدہ اٹھائے اور اس سے خدمت لے۔ اس خدمت لینے کو "توحید اور توکل علی اللہ کے خیالات" سے مبرا ہو کر اس چیز کو "وسیلہ" بنانے کے مترادف قرار دینا مصری صاحب جیسے "عالم ربانی" ہی کا کام ہو سکتا ہے۔

مصری صاحب نے یہ لکھنے کی بجائے کہ "بُت سے جھیل کے پار کرنے کی خدمت لینے میں" یہ لکھ کر کہ "بت کو جھیل کے پار کرنے کا وسیلہ بناتے ہیں" عوام کو دھوکہ دینے کی ناکام کوشش کی ہے۔ کیونکہ لفظ "وسیلہ" اپنے لغوی معنوں کے علاوہ روزمرہ کے استعمال میں اپنے اندر استمداد اور اعانت کا مفہوم بھی رکھتا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ خواب میں حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ان بتوں سے نہ استمداد فرمائی ہے۔ نہ استعانت۔ بلکہ ان کی مذمت فرمائی ہے۔ اور بجائے ان کی عبادت کرنے کے ان سے جھیل کو پار کرنے کی خدمت لی ہے۔ بلکہ حضور نے خدمت لیکر اس خیال سے کہ مبادا وہ مشرکین ان بتوں کی پھر عبادت کرنے لگیں۔ حضور نے ان بتوں کو جھیل میں غرق بھی کروا دیا ہے۔ پس مصری صاحب نے لفظ "وسیلہ" کے انتخاب میں ناقدانہ احتیاط سے کام نہیں لیا۔ بلکہ تحریف و تبدیل کے فطری تقاضے کو پورا کیا ہے۔

خواب میں بت دیکھنے کی تعبیر

اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ علم تعبیر کے رو سے اگر کوئی شخص خواب میں بت دیکھے۔ لیکن ان کی عبادت نہ کرے۔ تو اسکی کیا تعبیر ہے؟ سو اس کے لئے منتخب الکلام فی تفسیر الاحلام مصنفہ امام ابن سیرین کا ایک حوالہ درج کیا جاتا ہے:۔

"اِنَّ رُؤْیَةَ الصَّنَمِ تَدُلُّ عَلٰی سَفَرٍ بَعِیْدٍ وَقِیْلَ اِذَا رَأَی الصَّنَمَ وَلَمْ یَرَ عِبَادَتَہٗ نَالَ مَالًا وَّافِرًا"

(منتخب الکلام فی تفسیر الاحلام برحاشیہ تعطیر الانام فی تعبیر المنام مطبوعہ مصر جلد ۱ صفحہ ۲۲۱)

کہ خواب میں بت دیکھنا دور کے سفر پر دلالت کرتا ہے۔ اور کہا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص خواب میں بت دیکھے۔ لیکن ان کی عبادت نہ کی ہو۔ تو اسکی تعبیر یہ ہے۔ کہ وہ بہت سی دولت پائیگا۔

اب دیکھ لیجئے۔ کہ علم تعبیر کے رو سے سیدنا حضرت امیرالمؤمنین کے رؤیا کے اس حصہ کی تعبیر یہ ہے۔ کہ حضور کو بہت سی دولت ملے گی۔" اور یہی امر ظاہری الفاظ میں اصل پیشگوئی متعلقہ مصلح موعود مندرجہ اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء میں بھی موجود ہے۔ جیسا کہ فرمایا:۔

"وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا"

پس رؤیا کے اس حصہ سے بھی صاف طور پر معلوم ہو گیا۔ کہ حضور ہی پیشگوئی متعلقہ مصلح موعود کے حقیقی مصداق ہیں۔ اور اس کے بالمقابل مصری صاحب اور مولوی محمد علی صاحب کے خیالات محض اوہام باطلہ اور تحریفات مذمومہ ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

نیک نمونہ

خدام الاحمدیہ کے اراکین "الفضل" کے اخبار میں مجلس خدام الاحمدیہ اٹھوال کے وقار عمل کی رپورٹ ملاحظہ فرما چکے ہوں گے۔ کہ کس طرح انہوں نے اپنے لئے ہر قسم کی مشقت برداشت کر کے ایک احمدی بھائی کو سال بھر کی کمائی کے نقصان سے محفوظ رکھا۔ خدام الاحمدیہ کا مقصد دنیا کی خدمت کرنا ہے۔ اپنوں کی بھی اور بیگانوں کی بھی اور یہ مقصد اس صورت میں حاصل ہو سکتا ہے۔ جبکہ ہم ہر ایسے موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ جہاں ہمیں دوسروں کی خدمت کا موقعہ حاصل ہوتا ہو۔ بیشک خدام الاحمدیہ کا مقصد اس سے بھی کہیں بلند ہے۔ لیکن بلندی پر پہنچنے کے لئے سیڑھیاں چڑھنا بھی ضروری ہوتا ہے۔

شفاخانہ رفیق حیات قادیان کی مجرب المجرب تیر بہدف اور سو فیصدی کامیاب ادویات جو سرمہ نور کی طرح آپ کو گرویدہ بنا دیں گی

بچوں کا شربت بچوں کو تندرست اور توانا بنا کر ہر مرض سے محفوظ رکھتا۔ اور دانت نکلنے کی تکلیف بے چینی۔ لاغری سبز دست پیچش۔ کھانسی سوکھا بخار۔ قبض۔ نیند نہ آنا۔ کمی خون کے لئے بے حد مفید ہے۔ گرائپ واٹر اور دیگر ایجاد دوائی سے بڑھ کر ثابت نہ ہو۔ تو ہم ذمہ وار اس کا استعمال وزن کو بڑھاتا اور چہرے کو گلاب کی مانند سرخ کر دیتا ہے قیمت چار اونس صرف ایک روپیہ

موتی منجن تمام گندے اور بدبو دار جراثیم کو ہلاک کر کے دانتوں کو مضبوط اور موتی کیطرح سفید بناتا ہے قیمت اونس آٹھ آنے

سلاجیت (آفتابی) پہاڑوں کا قیمتی جوہر۔ روح۔ دل۔ دماغ۔ جگر گردے۔ غرض تمام اعضا کے لئے مفرد اکسیر صفت ہے قیمت فی تولہ سوا روپیہ چھٹانک پانچ روپے

طاقت کی گولی رجسٹرڈ اسم باسمی۔ ناطاقتی۔ اعصابی کمزوری کو دور کر کے شہزور اور طاقتور بنا کر صاحب اولاد بنا دیتی ہے۔ خوراک ایک ماہ پانچ روپے

کشتہ فولاد ضعف جگر کو دور کرتا۔ اور خون صالح پیدا کر کے چہرے کو بارونق بناتا اور وزن کو بڑھاتا ہے۔ عورتوں اور مردوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ خوراک چاول تا ایک رتی۔ قیمت فی تولہ پانچ روپے۔ فی ماشہ آٹھ آنے

روغن عنبری جادو ہے جادو۔ بیرونی مالش سے ہی بے حس اعصاب طاقتور ہو جاتے ہیں۔ بالکل بے ضرر اور نئی ایجاد ہے۔ فی شیشی دو روپے

حب فولادی کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ پیدا کر کے چہرے کو بارونق بناتی اور فولادی طاقت پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ عجیب چیز ہے قیمت ساٹھ گولی تین روپے

تریاق معدہ رجسٹرڈ۔ پیٹ درد۔ نفخ۔ بدہضمی اور کمزوری معدہ کے لئے بہترین چیز ہے۔ قیمت اونس آٹھ آنے

سیلان الرحم مستورات کی سیلان الرحم اور کمزوری کے دفعیہ کا شرطیہ علاج ہے۔ تولہ دو روپے

اکسیر النساء :۔ ماہواری ایام کی کمی بیشی۔ بکلیف سے آنا۔ درد۔ نفخ وغیرہ کے لئے بہترین تریاق ہے۔ خوراک دو ہفتہ دو روپے

اکسیر گوش بہنی۔ درد۔ بہرا پن۔ کھجلی۔ پیپ کا آنا وغیرہ غرض کان کی ہر ایک بیماری کا بہترین اور لاجواب علاج ہے۔ قیمت فی شیشی نصف اونس ایک روپیہ

اکسیر گردہ :۔ درد گردہ کا بے مثال اور بہترین علاج ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ

قبض کشا دائمی قبض اور نفخ کے لئے بہترین چیز ہے قیمت ٹکیہ گولی ایک روپیہ آٹھ آنے

کیا کبھی آپ نے غور فرمایا

سرمہ نور رجسٹرڈ

کیوں مشہور ہے؟

اس کے مقوی البصر اجزا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے تجویز کردہ اور حضور ہی کے مبارک نام سے وابستہ ہے۔ اطباء۔ ڈاکٹر۔ روسا امراء اور بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے۔ تمام امراض چشم کا واحد یقینی بے ضرر اور بہترین علاج ہے۔ فی تولہ دو روپے۔ چھ ماشہ ایک روپیہ

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر شفاخانہ رفیق حیات متصل منارۃ المسیح قادیان (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قریب ہو گئے ہیں۔ جو اس امر پر دلالت کرتا ہے۔ کہ عمل ہی تبلیغ ہے۔ کتنا مفید ہے اس قسم کا کام اور کیسا بابرکت ہے یہ جذبہ خدمت خلق کا۔ پس مجلس خدام الاحمدیہ اٹھوال کے اس نیک نمونہ کو مجالس کے سامنے

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۷۸۰۵ منکہ نواب بی بی زوجہ برکت علی صاحب قوم جٹ گورائیہ عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن تلونڈی جھنگلاں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ۹/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک سو روپیہ مہر بذمہ خاوند ہے اور ایک ہار چاندی قیمتی مبلغ -/۳۰ روپے اور ایک تیلی سونے کی قیمتی -/۱۵ بند چاندی مبلغ -/۲۰ روپے ایک عدد مرکی سونا مبلغ -/۲۵ روپے کل قیمت زیور -/۱۰۰ روپے۔ اس کل جائیداد بمع مہر -/۲۰۰ روپے کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ نواب بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد علی محمد اصحابی موصی۔ گواہ شد برکت علی خاوند موصیہ

۷۸۰۰ منکہ منڈی بی بی بیوہ پنجو خاں صاحب مرحوم قوم پٹھان عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء موضع کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ ۷/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ چند قطعات زمین ایک بیگھ بانسی گونٹھ مختلف اقسام کی قیمتی -/۱۵۴ اور ایک عدد مکان خام رہائشی بمع دہان گھر اور گوہال مولیشیاں قیمتی -/۲۰۰ زیورات طلائی -/۳۰ روپے۔ زیورات نقرئی -/۱۰ روپے لہٰذا کل جائیداد کی مجموعی قیمت مبلغ -/۴۵۴ روپے بنتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ کاتب الحروف محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۷ انسپکٹر بیت المال۔ الامۃ نشان انگوٹھا منڈی بی بی۔ گواہ شد شیخ ضمیر۔ گواہ شد آفتاب الدین۔

۷۷۸۹ منکہ محمد یونس ولد عبدالعزیز صاحب قوم راجپوت پیشہ طبابت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن حیدرآباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ ۸/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ سوائے کتب اور سامان طبابت کے جن کی مجموعی قیمت -/۱۵۰ روپے ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ آئندہ جو میں جائیداد پیدا کروں۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں نے ایک ماہ سے پریکٹس شروع کی ہے۔ اور اس ذریعہ سے ابھی کوئی آمد نہیں ہے۔ لیکن جیسے ہی آمد شروع ہو جائے گی۔ تو اس آمد کا ۱/۱۰ حصہ بطور حصہ آمد انشاء اللہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کروں گا۔ العبد حکیم محمد یونس عثمان گنج حیدرآباد دکن۔ گواہ شد خلیل احمد ناصر واقف تحریک جدید۔ گواہ شد محمد اعظم سیکرٹری مال تحصیل کمان حیدرآباد دکن۔

۷۷۸۶ منکہ محمودہ بیگم زوجہ محمد احمد صاحب کاشمیری ... احمدی ساکن سیکھواں ڈاکخانہ دھرم کوٹ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ ۹/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت اور کوئی جائیداد نہیں ہے سوائے اپنے خاوند کے حق مہر کی رقم مبلغ -/۲۰۰ کے اور مبلغ تیس روپے کا سامان ہے۔ کل -/۲۳۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ علاوہ اس کے اگر کسی وقت میری کوئی اور جائیداد ہو جائے۔ یا فوت ہونے پر ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ محمودہ بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد محمد احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد قریشی فضل حق

جیاتین

یہ گولیاں بدہضمی کو دور کرتی اور بھوک کو بڑھاتی ہیں۔ اپھارہ۔ گڑگڑاہٹ۔ گرانی۔ متلی اور درد وغیرہ کو دور کرتی ہیں۔ بلغمی کھانسی۔ نزلہ۔ زکام اور دمہ کو نافع ہیں۔ بقرس اور گنٹھیا کو بہت حد تک فائدہ دیتی ہیں۔

قیمت :- عہ کی بیس گولیاں۔

طبیہ عجائب گھر قادیان

وہاں بھی وہ موجود تھے

صوبیدار نے جاپانیوں کو کس طرح بیوقوف بنایا

"آئی۔ڈی۔ایس۔ایم" انعام میں ملا

برما میں ہندوستانیوں کی ہوشیاری اور ذہانت سے جاپانی ہر روز بیوقوف بنتے ہیں۔ حال ہی میں صوبیدار گل واحد (۱۵ پنجاب رجمنٹ) کو اس پلٹن کے ساتھ دشمن کے ایک فرار کی دیکھ بھال کے لئے بھیجا گیا۔

ان لوگوں نے دریافت طلب باتیں معلوم کیں اور واپس لوٹ گئے۔

واپسی پر راستے میں صوبیدار نے دشمن کی ایک فوج لانے والی لاری کو نہایت تیزی کے ساتھ سامنے آتے ہوئے دیکھا۔ صوبیدار گل واحد اور اس کے آدمی آڑ میں گھات لگا کر بیٹھ گئے۔

جب لاری قریب آئی تو پلٹن نے گولیاں چلادیں لاری سڑک کے ایک طرف ڈگمگا کر الٹ گئی۔ بیس لاری سواروں میں سے صرف چند جان بچا کر بھاگ سکے۔ اس کارگزاری پر صوبیدار کو "انڈین ڈسٹنگوشڈ سروس میڈل" (ہندوستانی فوج کا نمایاں بہادری کا تمغہ) ملا۔

آپ ایسے جواں مردوں کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہیں۔ تو ہندوستانی فوج میں بھرتی ہونے کے متعلق پوری تفصیل کسی بھرتی دفتر سے معلوم کیجئے

۱۱

علم طب

خزائن الطب جدید کے نام سے علم طب پر یہ کتاب ڈاکٹر محمد نصیر الدین سابق شاہی طبیب افغانستان کی تصنیف ہے۔ اس کتاب میں اسباب الامراض۔ علامات تشخیص۔ حفظ ماتقدم۔ علاج ڈاکٹری کے علاوہ ہر مرض کے یونانی علاج پر نہایت مفصل بحث کی گئی ہے۔ قدما کے ضروری اقوال درج کئے گئے ہیں۔ مشہور یونانی اطباء کے غیر مطبوعہ نسخہ جات درج ہیں۔ ہر مرض کا علاج ڈاکٹری و یونانی نہایت مفصل لکھا گیا ہے کتاب میں متعدد تصاویر بھی دی گئی ہیں علم طب پر اردو زبان میں اپنی نوعیت کی بہترین کتاب ہے۔ یہ مجلد کتاب کلاں سائز کے ۱۲۵۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ اتنی ضخیم کتاب کی قیمت تھوڑے عرصہ کے لئے آٹھ روپے کر دی گئی ہے فوراً منگوا لیجئے۔

ادبستان ہیرا منڈی دروازہ لاہور

تریاق کبیر

کھانسی نزلہ۔ دردسر۔ بچھو اور سانپ کے کاٹے کے لئے ذرا سا لگا دیجئے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے

قیمت بڑی شیشی تین روپے۔ درمیانی شیشی عہ چھوٹی شیشی ۱ار ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

حضرت مصلح موعود کا سخت تاکیدی فرمان

"ہر احمدی جو اپنی زبان سے دوسروں کو تبلیغ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اگر وہ اپنے اوقات میں تبلیغ کے لئے وقت نہیں دیتا۔ وہ یقیناً ایک فریضہ کو ادا نہ کرنے کی وجہ سے ایسا ہی گنہگار ہے۔ جیسے نماز کا تارک گنہگار ہے۔"

اس لئے آپ ہمارا اردو۔ انگریزی۔ گجراتی سستا لٹریچر منگوائیے ہمیشہ اپنی جیب یا بیگ میں رکھیئے۔ وقت تبلیغ تحفۃً دیجئے۔ دوسری راہ یہ ہے کہ اپنے علاقہ کے لوگوں کے یا لائبریریوں کے پتہ معہ قیمت روانہ فرمائیے۔ ہم یہاں سے ان کو روانہ کر دیں گے۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۲ اکتوبر۔ جرمن نیوز ایجنسی نے خبر سنائی ہے کہ بلگراڈ میں جرمن فوجوں کی حالت نازک ہوگئی ہے۔ یہ بھی خبر ہے۔ بلگراڈ پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔

یروشلم ۲۲ اکتوبر۔ گزشتہ دو مہینے میں پولیس نے سارے فلسطین میں چھاپے مار کر بہت سے اہم اشخاص کو گرفتار کر لیا ہے۔

ایتھنز ۲۲ اکتوبر۔ یونان کے وزیر اعظم نے ایتھنز میں ایک پبلک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ شمالی سائپرس۔ جزائر ڈوڈے کنیز اور شمالی البانیہ اور نیز بلغاریہ کا بیشتر حصہ یونان کے حوالے کیا جائے۔ حاضرین نے ان کی تقریر کے دوران میں کئی بار اس امر کے نعرے لگائے کہ ہم کوئی بادشاہ نہیں چاہتے۔ عوام کی حکومت چاہتے ہیں۔

کانڈی ۲۲ اکتوبر۔ جنوب مشرقی ایشیا کی کمان اشتہاروں۔ اخباروں اور ریڈیو کے ذریعے برما میں جاپانی سپاہیوں کے حوصلے پست کرنے میں اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔ اس وقت ایک جاپانی زبان میں اور دوسرا برمی زبان میں اخبار شائع کیا جاتا ہے۔ جسے ہوائی جہازوں کے ذریعے برما میں پھینکا جاتا ہے۔ گزشتہ تین ماہ میں اتحادی ہوائی جہاز برما پر ساٹھ لاکھ اشتہارات پھینک چکے ہیں۔

لاہور ۲۲ اکتوبر۔ صوبہ میں تعلیم کی تازہ ترین سرکاری رپورٹ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ مردانہ کالجوں میں تعلیم پانے والی لڑکیوں میں گزشتہ سال ۱۲۵ کا اضافہ ہوا۔ مگر لڑکوں کے سکولوں میں تعلیم پانے والی لڑکیوں کی تعداد میں کمی واقع ہوگئی ہے

لنڈن ۲۲ اکتوبر۔ جرمن خبر رساں ایجنسی کا بیان ہے کہ روسی فوجوں نے مشرقی پرشیا کی سرحد پر جو حملہ شروع کیا تھا وہ ایک بے نظیر اور اجتماعی جنگ کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ ایسی جنگ۔ روسی محاذوں پر پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی۔ روسی فوجوں کی تعداد جرمنوں کے مقابلے میں بے اندازہ ہے۔ رائیٹر کا بیان ہے کہ کارپیتھین محاذ کے عقب میں جرمنوں پر ہر طرف سے تباہی مچ رہی ہے۔ تازہ دم روسی فوجیں کارپیتھین کے راستے چیکوسلواکیہ میں داخل ہوگئی ہیں۔ اور کئی مقامات پر کئی میل تک پیش قدمی کر چکی ہیں۔

نئی دہلی ۲۲ اکتوبر۔ نواب زادہ لیاقت علی خاں ڈپٹی لیڈر مسلم لیگ پارٹی نے مرکزی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک تحریک التوا پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے جس کا مقصد سردار شوکت حیات کی معطلی کے پیش نظر گورنر پنجاب کے رویہ کی مذمت کرنا ہے۔

لاہور ۲۲ اکتوبر۔ گورنر پنجاب نے سرکاری گزٹ میں ایک اعلان کے ذریعہ آنریبل جسٹس مارٹن جج لاہور ہائیکورٹ کو سکھ گوردوارہ ٹریبونل کا پریذیڈنٹ مقرر کیا ہے اس سے قبل مسٹر جسٹس بیکٹ ٹریبونل کے صدر تھے

لنڈن ۲۲ اکتوبر۔ کیکسٹن ہال ویسٹ منسٹر میں ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے وزیر ہند نے کہا۔ کہ اس ملک کی حکومت صرف یہ چاہتی ہے کہ ہندوستان میں مکمل صنعتی ترقی ہو۔ اس ملک کے کارخانہ داروں کے دلوں میں یہ خیال ہرگز نہیں کہ ہندوستان کی صنعتی ترقی روک کر برطانوی تجارت برآمد کو فروغ حاصل ہو سکتا ہے

لاہور ۲۲ اکتوبر۔ شاہی مسجد۔ جامع مسجد لوکوشاپ۔ سنہری مسجد۔ مسجد وزیر خان۔ مسجد نیلہ گنبد انارکلی میں نماز جمعہ کے موقعہ پر مسلمانان لاہور کے متعدد جلسے منعقد ہوئے۔ اور ہر مسجد میں مندرجہ ذیل قرارداد بالاتفاق رائے منظور ہوئی :۔ مسلمانان لاہور کا یہ جلسہ ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب کے خلاف دائر کردہ انٹی ستیارتھ پرکاش لیگل پروسیجر کمیٹی لاہور کے دیوانی مقدمہ کی پرزور تائید کرتے ہوئے کمیٹی مذکور کو اپنی ہر قسم کی امداد و اعانت کا یقین دلاتا ہے نیز حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ خداری مقدمات کی دائر کرنے کے لئے باقاعدہ درخواستیں حکومت پنجاب کے پاس بھیجی جا چکی ہیں) بہت جلد اجازت دی جائے۔ یہ جلسہ مسلمانان ہند سے اپیل کرتا ہے کہ ہر شہر میں ایسے جلسے منعقد کرکے حکومت پنجاب سے جلد اجازت دینے کا مطالبہ منظور کیا جائے۔

لنڈن ۲۲ اکتوبر۔ پیرس ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ فوجی عدالت نے ایم لاوال سابق وزیر اعظم وشی گورنمنٹ کے لئے ان کی غیر حاضری میں سزائے موت کا حکم سنایا ہے۔ اس کے علاوہ وشی گورنمنٹ کے سرکاری اخبار کے ایڈیٹر کو بھی یہی سزا دی گئی ہے۔

دہلی ۲۲ اکتوبر۔ خان بہادر حاجی وجیہہ الدین پریذیڈنٹ حج لیگ دہلی نے ایک بیان میں ان واقعات کو بیان کیا ہے۔ جن کے مطابق وہ کراچی سے سفر حج اختیار کئے بغیر دہلی واپس آنے پر مجبور ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ بہت کوششوں کے باوجود پہلے دن ہمیں ٹکٹ نہ ملے۔ تیسرے دن دو بجے دوپہر ٹکٹ دیئے گئے۔ مگر جہاز کی روانگی کا دن اور تاریخ نہ بتائی گئی۔ تھوڑے ہی عرصہ بعد حج آفیسر نے بتایا کہ ایک گھنٹہ تک جہاز روانہ ہونے والا ہے ہم جلدی واپس ہوئے اور اپنا سامان لے کر آئے۔ لیکن جہاز میں سوار ہونے کی اجازت نہ ملی۔ اور ہمیں بے نیل مرام دہلی لوٹنا پڑا۔

برسیلز ۲۲ اکتوبر۔ جمعرات کو بلجیم کے ہزارہا بچوں اور عورتوں نے بازاروں میں جلوس نکال کر وزارت خوراک کے دفتر کے سامنے مظاہرہ کیا۔ اور مطالبہ کیا کہ ان کے لئے خوراک کا فوری انتظام کیا جائے دوسرے صنعتی شہروں میں ایسے مظاہرے ہوتے ہیں۔

لنڈن ۲۲ اکتوبر۔ جرمن فیلڈ مارشلوں کے بیان کے حوالہ سے جرمن سمندر پار نیوز ایجنسی نے یہ خبر سنائی ہے کہ جب سے جنگ شروع ہوئی ہے ۵۰ ہزار جرمن افسر ہلاک ہوئے ہیں۔ ان میں سے ۱۳۵ جرنیل تھے

سری نگر ۲۲ اکتوبر۔ بانہال روڈ پر ادھم پور کے متصل ایک لاری پھسل کر دریا میں جا گری۔ لاری ٹوٹ کر چکنا چور ہو گئی۔ مگر جانی نقصان نہیں ہوا۔

سری نگر ۲۲ اکتوبر۔ اگرچہ سرکاری طور سے اخروٹوں کی برآمد پر پابندی نہیں ہٹائی گئی۔ لیکن تاجروں کی درخواست پر پرمٹ دیئے جا رہے ہیں۔

نئی دہلی ۲۲ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند اس تجویز پر بڑی سرگرمی سے غور کر رہی ہے۔ کہ آئندہ گورنمنٹ ہند کا آئین تیار کرنے کے لئے ایک کانسٹی ٹیوشن کمیٹی قائم کی جائے حکام کو توقع ہے کہ کانگرس یا مسلم لیگ مجوزہ آئین سازی میں کوئی حصہ نہیں لے گی

لنڈن ۲۲ اکتوبر۔ سیکرٹری خزانہ نے ہوس آف کامنز میں اعلان کیا کہ برطانیہ جنگ کے پہلے پانچ سالوں میں ۲ ستمبر تک ۲۳ ارب ۸۹ کروڑ ۳۰ لاکھ پونڈ خرچ کر چکا ہے۔

نئی دہلی ۔ ۲۲ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند کے کم تنخواہ پانے والے ملازموں کے مہنگائی الاؤنس میں اضافہ کا سوال زیر غور ہے۔ تجویز یہ ہے کہ دو سو روپے تک تنخواہ لینے والے ملازموں کو ۱۰ فیصدی مہنگائی الاؤنس دیا جائے۔ لیکن یہ رقم کم سے کم بیس روپے ہو۔ اس وقت تک انہیں کم سے کم چودہ روپے ملتے ہیں۔

نئی دہلی ۲۲ اکتوبر۔ اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت ہند نے ہدایت کی ہے کہ صوبہ سرحد میں غلہ پر کنٹرول کا حکم منسوخ کر دیا جائے گا۔

نیویارک ۲۲ اکتوبر۔ گواٹے مالا۔ (مرکزی امریکہ کی ایک آزاد ریاست) کی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ گواٹے مالا کے نوجوان فوجی افسروں اور طلباء نے بغاوت کرکے پریذیڈنٹ کو معزول کر دیا ہے۔

واشنگٹن ۲۲ اکتوبر۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے جزیرہ لیٹے پر اترنے والی فوجوں کی خوب مدد کی۔ اور پچاس جاپانی ہوائی جہازوں کو تباہ کر دیا۔ ہمارے تین جہاز کام آئے۔ جنرل میکارتھر نے اعلان کیا ہے کہ جنوبی اور وسطی فلپائن میں ہمارے ہوائی جہاز دور دور حملے کر رہے ہیں۔

کانڈی ۲۲ اکتوبر۔ جزیرہ نکوبار پر جو ہوائی حملہ کیا گیا۔ اس کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ تین دن تک ہمارے ہوائی جہاز دشمن کے مورچوں پر چکر لگاتے رہے۔ مگر جاپانی ہوائی جہاز مقابلہ پر نہیں آ سکے۔

کانڈی ۲۲۔ اکتوبر۔ برما میں چودھویں فوج نے ۳ کا کے مقام کو دشمن سے آزاد کرا لیا ہے جو ٹڈیم سے ۵۰ میل جنوب کو ہے۔ اراکان میں بوتھیڈانگ کے قریب دشمن سے دو ایک جھڑپیں ہوئیں

ماسکو ۲۲ اکتوبر۔ ہنگری میں روسی فوجیں بڑھ رہی ہیں۔ انہوں نے مو کے قریب چھوٹے بڑے شہروں کو آزاد کرا لیا ہے۔ ان میں بڑا شہر با جا ہے جو بوڈاپیسٹ سے اسی میل جنوب میں واقع ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah